السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا آدمی کے لیے جائز ہے کہ اپنی بیٹی یا بہن کے حق مہر سے نکاح کر لے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بیٹی یا بہن کا حق مہر اس کا ذاتی مال اور ملکیت ہوتی ہے۔ اگر وہ اپنی خوشی اور اختیار سے ہدیہ کر دے، سارے کا سارا ہدیہ دے دے یا اس کا کچھ حصہ، اور وہ شرعی لحاظ سے قابل اعتبار حالت اور کیفیت میں ہو تو اس کا لینا جائز ہے۔ اور اگر وہ نہ دے تو اس کا لینا، کل ہو یا کم، جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ خاص اس کا استحقاق ہے۔ البتہ باپ کو حق پہنچتا ہے کہ اس میں سے اس قدر لے لے جو اس کے لیے نقصان کا باعث نہ ہو۔ مگر وہ یہ مال اپنے کسی بچے کو نہیں دے سکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(إنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ، وَإِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ) (سنن الترمذي، كتاب الاحكام، باب ان الوالد ياخذ من مال ولده، حديث: 1358 وسنن ابن ماجه، كتاب التجارات، باب ماللرجال من مال ولده، حديث: 2290 ومسند احمد بن حنبل: 162/6، حديث: 25335۔)

''بہترین کمائی جو تم کھاتے ہو وہی ہے جو تمہاری کمائی ہو، اور تمہاری اولاد تمہاری کمائی ہی ہے۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام ومسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 868

محدث فتویٰ